

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ایمان اور عمل صالح کا تلازم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم - وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکن لہم دینہم
الذی ارتضیٰ لہم ولیدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی
شیئا ومن کفر بعد ذلک فاؤلیک ہم الفاسقون۔ (پارہ ۱۸۔ سورۃ نور۔ آیت ۵۵)
ترجمہ: اللہ نے تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں، وعدہ کر لیا ہے کہ ان کو البتہ ملک میں اس
طرح حاکم بنادیں گے، جس طرح حاکم بنایا پہلے لوگوں کو۔ اور ان کے لئے اسی دین کو جو ان کے لئے پسند کر دیا، جمادیں
گئے، اور ان کے خوف کے بدلے ان کو امن (اللہ) دے گا (یہ لوگ) میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک
نہیں کریں گے۔ اس کے بعد جو لوگ ناشکری کریں پس وہی لوگ نافرمان ہوں گے۔

ایمان و عمل صالح کا تلازم: قرآن میں کئی جگہوں پر رب العزت نے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کرنے
والوں کیلئے لاتنا ہی انعامات و اجور کی بشارتیں دی ہیں۔ کہیں جنت الفردوس کی خوشخبری دی گئی، کہیں وعدہ کیا گیا کہ
ایسے لوگوں کو نہ اپنے ساتھ بے انصافی کا ڈر ہوگا اور نہ نقصان کا خوف۔ یہی رب کو وحدہ لا شریک ماننے اور نیک عمل
کرنے والوں کو خالق و مالک کون و مکان کی زیارت سے بار آور ہونے کا مژدہ سنایا گیا۔ دل کی گہرائیوں سے ایمان
لانے والے مسلمان کا پختہ عقیدہ ہے اور ہر مومن کا ہونا چاہیے کہ اعمال صالحہ کے صلہ بھی قرآن و حدیث میں جن عطا یا
کا ذکر کیا گیا ہے آخرت میں انکا حاصل ہونا یقینی ہے۔ انہیں شک و شبہ و تردد کرنے والا اپنے ایمان بچانے کی فکر کرے
ایک آنکھ کی قیمت کا جواب نہیں: مالک کائنات نے جن وعدوں سے ہمیں نوازا رہے ہیں یہ بھی اس کی
عظیم کرم فرمائی اور احسان ہے، ورنہ جتنے احسانات و نعمتوں سے ہمیں نوازا اور لمحہ لمحہ انسان کو حاصل ہو رہے ہیں ایک
آنکھ ایسی دولت ہے کہ اگر اس کے شکر یہ کے بدلے عمر کا تمام حصہ بندہ اعمال صالحہ میں صرف کرے اس آنکھ کا عوض
بدلہ نہیں بن سکتا۔ دائیں بائیں آگے پیچھے اذیت پر نیچے ذات باری کے نوازشات کے ایک ایسے سمندر میں انسان ڈوبا ہوا

نعمتوں کا عدم: پھر اس کی شانِ رحمانہ و کریمانہ کے قربان جاسیے یہ کرم فرمائیاں صرف مؤمن کے لئے مختص نہیں بلکہ غیر مسلم بھی مسلمان کے ساتھ نعمتوں کے اس دسترخوان سے حاجات و مقتضیات کو پورا کر رہا ہے کہ کہیں کل روز قیامت کافر کو شکوہ کرنے کا موقع نہ ملے کہ مخصوص بندوں کو نعمتیں دے کر ہمیں محروم رکھا گیا۔

دنیا میں ایمان و اعمال صالحہ کے برکات: آخرت میں جو کچھ حاصل ہوگا وہ تو قطعی ہے اس کے علاوہ دنیا میں بھی ایمان اور عمل صالحہ کے مرتکب ہونے والوں کو دنیا ہی میں جو عظیم منافع اور درجات ملنے والے ہیں ان کا وعدہ اور ذکر مالک الملک نے بیان کے ابتداء میں تلاوت کردہ آیت میں فرمایا ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم خدا کی وحدانیت اس کے رسول کی رسالت کا اقرار کرنے کیساتھ انکے بتائے ہوئے صراطِ مستقیم پر چلنے انکے اوامر پر عمل اور محرمات و ممنوعات سے بچتے رہو تو دنیا کے تمام لوگ اسی کے برکت سے تمہارے مسخر ہو کر دنیا کی خلافت، تمکنت، نیابت سلطنت تمہیں حاصل ہو جائے گی۔ انفرادی و اجتماعی مشکلات ختم ہو کر راحت و سکون امن و اطمینان کی زندگی بسر کرو گے۔ ملک آباد و شاداب ہوگا۔ زمین کا قبضہ حاصل ہونے کیساتھ ساتھ لوگوں کے قلب اور قالب پر حکومت تم کرو گے، حاکم و بادشاہ تم بنو گے۔

علم کے نور سے جہالت کا خاتمہ: رحمتِ عالم جزیرۃ العرب کے جس خطہ میں آفتابِ نبوت بن کر مبعوث ہوئے اس زمانہ کو دورِ جہالت اور وہاں کے رہنے والوں کو جہلائے عرب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ تمام گناہوں کا سرچشمہ اور بڑ جہالت ہے۔ اسی جہل کے خاتمہ کیلئے پہلے وحی اقراء باسم ربک الذی خلق "نازل ہوئی کہ علم کے حصول کے بعد جملہ معاصی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ حضورؐ نے ان کے سامنے اعلان فرمایا "انما بعثت

معلماء" کہ میں معلم بن کر تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں تاکہ تمہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے جہالت ختم کر دوں بعثت سے قبل جہالت کا منظر:

وکر دار تہذیب و تمدن اور معاشرہ میں وہ جانوروں سے بدتر تھے۔ خدائے وحدہ لا شریک کی وحدانیت کا قائل ہونا تو دور کی بات تھی گھر گھر بت خانے بنا کر ہر فرد کا اپنا خدا و معبود بلکہ ایک ہی وقت کئی کئی خداؤں کو اپنا رب سمجھ کر پرستش کرتے۔ خوبصورت پتھر ہاتھ آتا اسے محفوظ رکھ کر خدا کی حیثیت دیتے کچھ مدت کے بعد اگر دوسرا پتھر پہلے سے زیادہ خوبصورت مل جاتا تو پہلے والے پتھر یعنی معبود کو پھینک کر دوسرے پتھر کی عبادت میں لگ جاتے۔ رب ذوالجلال کا مقدس بیت یعنی خانہ کعبہ بھی بتوں سے بھرا تھا، قتل و قاتل تو ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ راستے کے بیچ ایک شخص نانگیں پھیلا کر گزرنے والوں کو چیلنج کرتا کہ میں دیکھتا ہوں کس میں جرأت ہے کہ میری ناگوں کو سمیٹ کر یا اس کے اوپر گزرتا ہے اگر کوئی راستہ عبور کرنے کی کوشش کرتا مقابلہ کا طویل سلسلہ شروع ہوتا، کسی کے باغ میں ایک خارش زدہ اونٹ کا کھجور کے تنے سے اپنے بدن کو ملنے سے درخت میں موجود چڑیا کے گھونسلے سے انڈے سے یا چڑیا کے بچے گرنے سے باغ اور اونٹنی کے مالک کے درمیان جولاہی شروع ہوئی فریقین کے بے شمار افراد موت کی آغوش میں چل کر یہ معرکہ کئی سالوں پر محیط رہا۔ زنا اور ڈاکہ زنی میں تو وہاں کے لوگ ایک دوسرے سے زیادہ پھانسیوں پر لٹکے ہوئے ہوتے تھے۔

محال تھا۔ نکاح کے نام پر عجیب و غریب طریقے مروج تھے۔ جو کہ درحقیقت زنا کاری اور بے غیرتی کی بدترین شکل تھے۔ جسے عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہؓ سے کتب احادیث میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ گراہی و تباہی کی ایسی ظلمتوں اور وادیوں میں بھٹک چکے تھے کہ انسان دوسرے انسان کے لئے درندہ سے بڑھ کر خونخوار بھیڑیا کی حیثیت اختیار کر چکے، دوسرے انسان کا خون کرنا تو ان کے ہاں کوئی مسئلہ نہ تھا۔

غیرت کے نام پر قتل: غیرت کے نام پر اپنے بیٹوں کو صرف اس لئے قتل و زندہ درگور کر دیتے کہ کل کلاں یہ بالغ ہو کر اس کی شادی کرنا پڑے گی، جھوٹی انا اور جاہلانہ غیرت کے نام پر ان کو یہ گوارا نہ تھا کہ بیٹی کی شادی کروا کر کوئی ان کا داماد بنے۔ اور ان کی بیٹی سے ازدواجی سلسلہ قائم کرے وہ یہ بھی نہ سوچتے کہ اگر کسی کا داماد بننا حمیت اور غیرت کے خلاف ہے تو یہ خود کیسے اور کہاں سے پیدا ہوئے۔ قرآن پاک نے انکے اسی جرم کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

وَإِذْ الْمُؤَدَّةُ سَيْلَتْ بَابَ ذَنْبٍ قَتَلَتْ. (سورۃ تلویہ۔ رکوع ۱)

ترجمہ: اور جب زندہ گاڑھی ہوئی لڑکی پوچھی جائے گی کہ کس گناہ پر (تم) ماری گئی۔

ان کے نزدیک بیٹوں کا وجود بھی قابل نفرت رہا، صرف اس خوف سے کہ بیٹے بڑے ہو کر ان کے اخراجات برداشت کرنے ہوں گے۔ ان کی زندگی ہی ختم کرتے اور یہ سوچتے تک نہ تھے کہ ہم بھی کسی شخص کی اولاد ہیں جس ذات نے ہمارے پالنے کا بندوبست کیا ہے وہی اولاد کی کفایت و کفالت کرے گا۔ اس قسم کے حالات کے پیدا ہونے پر رب کائنات نے فرمایا: لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ. (سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۴)

ترجمہ: فقر کے خوف کی وجہ سے اپنی اولاد کو مت قتل کرو۔

برتھ کنٹرول خلاف شریعت ہے: آج عقل و دانش سے عاری غیر مسلم اور مسلم دنیا میں ان کے حواری بھی یہی ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ کثرتِ اولاد ہے۔ جب تک نس بندی کے ذرائع اور وسائل استعمال کر کے آبادی اور شرح پیدائش کو کنٹرول نہیں کیا جاتا پس ماندگی اور غربت انکے مقدر رہے گی۔ یہ شیخی و عقل بگھارنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ حقیقی مالک و رازق اللہ کی ذات ہے وہی کھلاتا، پلاتا اور پالتا ہے۔ اس ذات اقدس کا ارشاد ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ رِزْقُهَا۔ (سورۃ ہود۔ رکوع ۱)

ترجمہ: ”اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو“

جو خالق و مالک حیوانات و حشرات، کیڑے مکوڑوں کے رزاق کا بندوبست کرتا ہے وہ اپنی محبوب مخلوق یعنی انسان جسے خود اس نے اشرف المخلوقات کے لقب سے نوازا ہے اور اس کی خاطر پوری کائنات کو پیدا کر کے کروڑ ہا نعمتوں کے وسیع و عریض دسترخوان بچھا دیئے انکے پالنے کا کیسے بندوبست نہ فرمایگا۔ افسوس کہ مسلمانوں میں بھی نئی تہذیب کے دلدادہ بعض روشن خیال و وسعت نظر کاموں کے ذمہ داروں کے ہاتھوں سے لگ رہا ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی امت کے خلاف سازش ہے: مختلف خطبوں کے دوران خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر

مسلمانوں کے ساتھ جو دین دشمنی اور ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے اس کے مضر اثرات اور نتائج کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔ کہ سب سے بڑا نقصان مسلمان کا اپنے رب پر توکل اور اعتماد کا جو عقیدہ ہے وہ متزلزل ہو کر رہ جاتا ہے۔ دوم یہ کہ اولاد کی راہ میں رکاوٹ کے لئے جو اسباب استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو مرد و عورت زنا کا ارادہ کر کے اس خوف سے ان کو بریک لگ جاتی کہ اگر نطفہ حمل کی شکل اختیار کر گیا تو شرمندگی ہوگی۔ اب وہی لوگ نسل کش اشیاء استعمال کر کے اس خوف سے آزاد ہو گئے۔ اور یہی خواہش مادر پدر آزاد پور پی امریکہ اور کفری معاشرہ کی تھی جنہیں انہوں نے مٹھائی میں زہر ملا کر بہت خوشنما اور خوبصورت انداز میں مسلم معاشرہ میں پھیلا کر ان کو آزادی کے نام پر آوارگی اور بے راہ روی کا دلدادہ بنا دیا۔ انہی اعمال کی وجہ سے آج پوری امت مسلمہ اللہ کے غیض و غضب کا شکار ہو چکی ہے۔

مسلمانوں کی افرادی قوت کو گھٹانے کا منصوبہ: سوم یہ کہ اسلام جو عالمگیر مذہب، امن و سلامتی کا داعی اور دائمی نجات و فلاح کا علمبردار دین ہے۔ اس کی حقانیت اور ثمرات کو دیکھ کر بڑی تیزی سے دنیا کے گوشے گوشے میں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اسلام سے خوف زدہ قوتوں کو خطرہ ہے کہ کہیں ایسا وقت نہ آئے کہ یہ دین حقہ افرادی لحاظ سے روئے زمین کا سب سے بڑا مذہب نہ بن جائے۔ اور مسلمان و دیگر مذاہب کے پیروکار جو اپنی کثرت تعداد کے دعویدار ہیں ان کے دعویٰ کو چیلنج نہ کریں ان کی افرادی قوت روکنے کے لئے اس عمل کو ترقی راز کی حیثیت سے پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے اسلامی آداب و روایات و معاشرہ کو مٹانے کے لئے عالم کفر کی طرف سے طرح طرح کے مختصر المدت اور طویل المعیادی منصوبے بنائے جا رہے ہیں اور ادھر ہم ہیں کہ ہمارے درمیان ان کی نقالی کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اگر کسی میں نقالی کی قوت و استطاعت نہیں وہ بھی اپنے مذہبی عقائد کی بقاء کی کوشش کرنے کی بجائے خواب خرگوش میں مبتلا ہے۔

حضور اقدسؐ کے وجود مسعودی برکتیں: بہر حال یہ حجاز کے باسیوں کا اپنی اولاد کو رزق میں کمی آنے کے خوف سے قتل کرنے کے سنگ دلی کا ذکر تھا جس کے ذیل میں موجودہ دور کے یورپ کے نظریات کے پرستار مسلمانوں کا بھی ذکر ہوا۔ صرف یہ نہیں بلکہ حضورؐ کی تشریف آوری سے قبل ان قبائل میں حکومت نام کی کوئی چیز نہ تھی ”جس کی لاشیٰ اس کی بھینس“ پر سارا معاشرہ قائم تھا۔ جو طاقتور ہوتا کمزور اس کے ظلم و ستم کسہنے پر مجبور تھا۔ فرد فرد کا دشمن، گاؤں گاؤں کا اور قبیلہ قبیلہ کا۔ دنیا کے دیگر اقوام ان کو جاہل، امی، قاتل اور ڈاکو جیسے الفاظ سے یاد کرتے ہر قسم کے برائی کے سبب بنے ہوئے تھے۔ بدکاری اور بدنامی میں باقی دنیا کے رہنے والے ان کا نام بطور مثال ذکر کرتے، اپنے بد اخلاقی اور بد اعمالیوں کی وجہ سے ان کو بار بار طاقتور قوتوں کے ہاتھوں غلاموں جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اسی کفری عقائد اور ظلمتوں سے بھرے علاقہ میں جب رحمۃ للعالمین کا وجود مسعود مبعوث ہوا کیا تبدیلی آئی۔ انشاء اللہ اس کا ذکر آئندہ

جمعہ کو ہوگا۔ رب العزت مجھے ان کو گواہ بنانے کا موقع عطا فرمائے۔ (آمین)